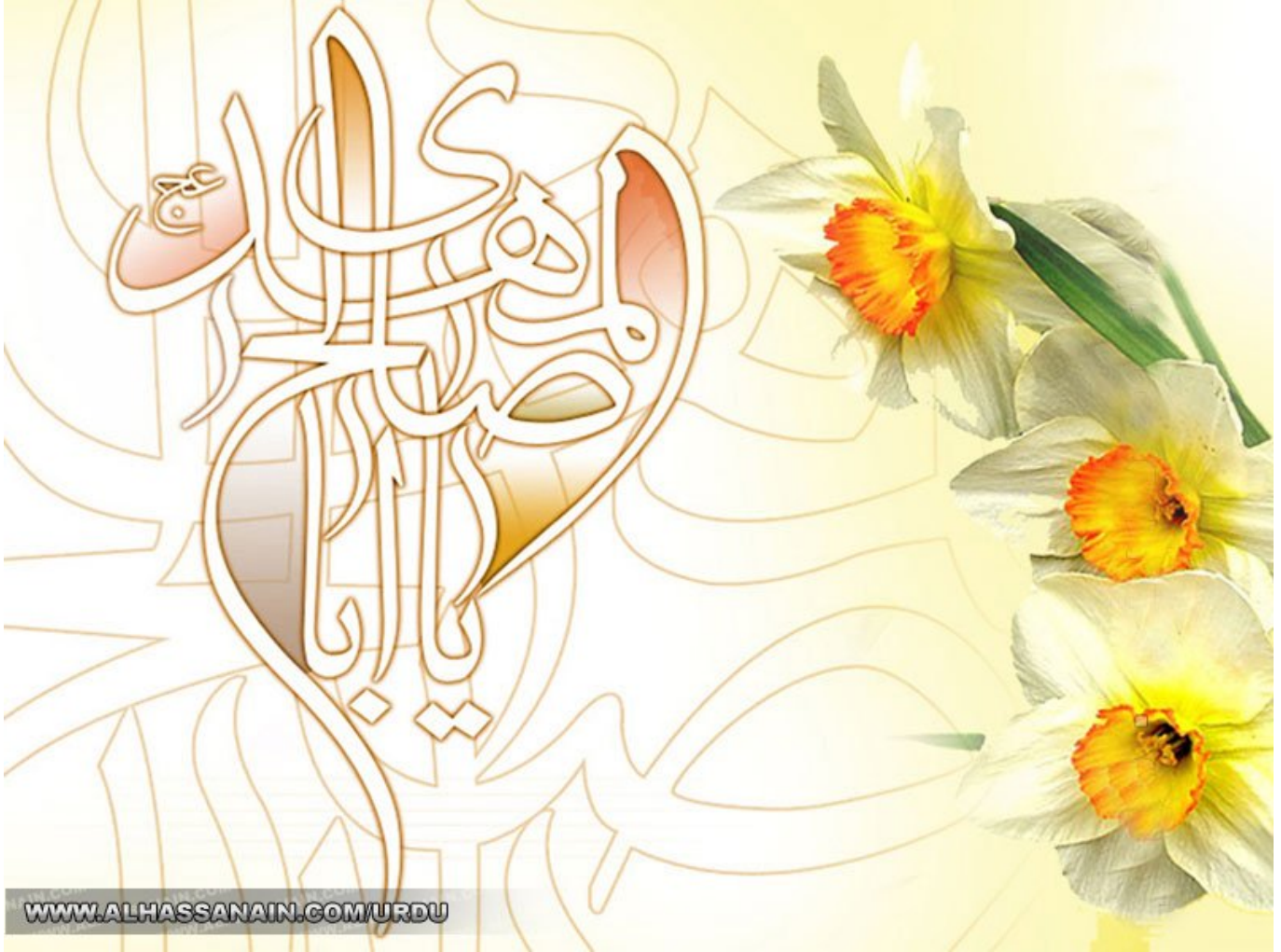


امام زمانہ کی ولادت سے متعلق روایات

<?xml encoding="UTF-8?>



شیعہ اثنا عشری محدثین، مورخین اور علم رجال کے مصنفین نے تو امام زمانہ کی ولادت سے متعلق روایات کو صحیح اور معتبر منابع ومدارک کی بنیاد پر اپنی کتب میں تحریر فرمایا ہی ہے،

آپ کے پدر بزرگوار کی حیات طیبہ اور غیبت صغریٰ وکبریٰ کے دوران سینکڑوں قابل اعتماد اور ثقہ افراد کو آپ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا ہے، بے شمار معجزات آپ کی ذات سے ظاہر ہوئے ہیں۔

اس کے علاوہ اہل سنت کے بہت سے مشہور علماء نے بھی اپنی کتب میں آپ کی ولادت باسعادت سے متعلق تفصیلات تحریر فرمائی ہیں، بعض حضرات تو آپ کی امامت ومہدویت کے معتقد تھے، بعض حضرات نے اظہار عقیدت اور مدح سرائی کے لئے عربی یا فارسی میں اشعار کہے یہاں تک کہ بعض حضرات تو آپ کی خدمت اقدس میں شرفیاب ہونے اور بہ نفس نفیس آپ سے حدیث سننے کے مدعی ہیں، ہم نے ان میں سے بعض حضرات کے اقتباسات اپنی کتاب منتخب الاثر میں ذکر کئے ہیں لیکن یہاں اختصار کے پیش نظر صرف ان کے اسماء پر اکتفا کر رہے ہیں:

۱۔ ابن حجر ہیثمی مکی شافعی، (متوفی سال ۹۷۲)۔

- ۲۔ مؤلف روضة الاحباب سيد جمال الدين، (متوفى ۱۰۰۰ء)۔
- ۳۔ ابن الصباغ على بن محمد مالکی مکي، (متوفى ۸۵۵ء)۔
- ۴۔ شمس الدين ابو المظفر يوسف، مؤلف التاريخ الكبير وتذكرة الخواص، (متوفى ۶۵۴ء)۔
- ۵۔ نور الدين عبدالرحمن جامي معروف، صاحب كتاب شواهد النبوه۔
- ۶۔ شيخ حافظ ابو عبدالله محمد بن يوسف گنجي، صاحب كتاب البيان في اخبار صاحب الزمان و ديگر كتب (متوفى ۶۵۸ء)۔
- ۷۔ ابوبكر احمد بن حسين بيهقي، (متوفى ۲۵۸ء)۔
- ۸۔ كمال الدين محمد بن طلحه شافعي، (متوفى ۶۵۲ء)۔
- ۹۔ حافظ بلاذري ابو محمد احمد بن ابراهيم طوسي، (متوفى ۳۳۹ء)۔
- ۱۰۔ قاضي فضل بن روز بهان، شارح كتاب الشماثل ترمذي۔
- ۱۱۔ ابن الخشاب ابو محمد عبدالله بن احمد، (متوفى ۵۶۷ء)۔
- ۱۲۔ شيخ وعارف شهير محي الدين، صاحب كتاب الفتوحات، (متوفى ۶۳۸ء)۔
- ۱۳۔ شيخ سعد الدين حموي۔
- ۱۴۔ شيخ عبدالوهاب شعراني مؤلف البيواقيت والجواب، (متوفى ۹۷۳ء)۔
- ۱۵۔ شيخ حسن عراقي۔
- ۱۶۔ شيخ على الخواص۔
- ۱۷۔ ابن اثير، مؤلف تاريخ كامل۔
- ۱۸۔ حسين بن معين الدين مبيدي، صاحب شرح ديوان۔
- ۱۹۔ خواجه پارسا محمد بن محمد بن محمود بخاري، (۸۲۲ء)۔
- ۲۰۔ حافظ ابوالفتح محمد بن ابي الفوارس، صاحب كتاب الاربعين۔
- ۲۱۔ ابوالمجد عبدالحق دبلوي، (ستر كتابوں كے مؤلف ۱۰۵۲ء)۔
- ۲۲۔ شيخ احمد جامي نامقي۔
- ۲۳۔ شيخ فريدالدين عطار نيشاپوري معروف۔
- ۲۴۔ جلال الدين محمد رومي، صاحب مثنوي، (متوفى ۶۷۲ء)۔
- ۲۵۔ شيخ صلاح الدين صفدي، (متوفى ۷۶۴ء)۔
- ۲۶۔ مولوي على اكبر بن اسد الله بندي صاحب كتاب مكاشفات۔
- ۲۷۔ شيخ عبدالرحمن صاحب كتاب مرآة الاسرار۔
- ۲۸۔ شعراني كے بعض مشايخ ۔
- ۲۹۔ مصر كے ايک عالم ، به نقل شيخ ابراهيم حلبی۔
- ۳۰۔ قاضي شهاب الدين دولت آبادي، صاحب تفسير البحر الموج و كتاب هداية السعداء۔
- ۳۱۔ شيخ سليمان قندوزي بلخي، (متوفى ۱۲۹۲ھ)۔
- ۳۲۔ شيخ عامر بن عامر البصري صاحب قصيده تائية ”ذات الانوار“۔
- ۳۳۔ قاضي جواد سابطي۔
- ۳۴۔ صدر الدين قونوي صاحب تفسير الفاتحه ومفتاح الغيب۔

- ۳۵۔ عبداللہ بن محمد مطیری مدنی، مؤلف کتاب الرياض الزاهرہ۔
- ۳۶۔ شیخ محمد سراج الدین رفاعی، مؤلف صحاح الاخبار۔
- ۳۷۔ میر خواند محمد بن خاوند شاہ، مؤلف تاریخ روضة الصفا، (متوفی ۹۰۳ھ)۔
- ۳۸۔ نصر بن علی جہضمی عالم و محدث معروف۔
- ۳۹۔ قاضی بہلول بہجت افندی، مؤلف کتاب محاکمہ در تاریخ آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
- ۴۰۔ شیخ محمد ابراہیم جوینی، (متوفی ۱۱۷۲ھ)۔
- ۴۱۔ شیخ شمس الدین محمد بن یوسف زرنندی، مؤلف معراج الوصول۔
- ۴۲۔ شمس الدین تبریزی، شیخ جلال الدین رومی۔
- ۴۳۔ ابن خلکان نے وفیات الاعیان میں آپ کی تاریخ ولادت معین کی ہے۔
- ۴۴۔ ابن ارزق در تاریخ میافارقین۔
- ۴۵۔ مولی علی قاری صاحب کتاب مرقاۃ در شرح مشکاة۔
- ۴۶۔ قطب مدار۔
- ۴۷۔ ابن وردی مورخ۔
- ۴۸۔ شبلنجی، مؤلف نورالابصار۔
- ۴۹۔ سویدی، سبائك الذهب۔
- ۵۰۔ شیخ الاسلام ابراہیم بن سعد الدین۔
- ۵۱۔ صدر الائمه موفق بن احمد مالکی خوارزمی۔
- ۵۲۔ مولی حسین بن علی کاشفی، مؤلف جواهر التفسیر، (متوفی ۹۰۲ھ)۔
- ۵۳۔ سید علی بن شہاب ہمدانی، مؤلف ”المودة فی القربی“
- ۵۴۔ شیخ محمد صبان مصری، (متوفی ۱۲۰۵ھ)۔
- ۵۵۔ الناصر لدین اللہ خلیفہ عباسی۔
- ۵۶۔ عبدالحی بن عمار حنبلی، مؤلف شذرات الذهب، (متوفی ۱۰۸۹ھ)۔
- ۵۷۔ شیخ عبدالرحمن بسطامی، در کتاب درۃ المعارف۔
- ۵۸۔ شیخ عبدالکریم یمانی۔
- ۵۹۔ سید نسیمی۔
- ۶۰۔ عماد الدین حنفی۔
- ۶۱۔ جلال الدین سیوطی۔
- ۶۲۔ رشید الدین دہلوی ہندی۔
- ۶۳۔ شاہ ولی اللہ دہلوی۔
- ۶۴۔ شیخ احمد فاروقی نقشبندی۔
- ۶۵۔ ابوالولید محمد بن شحہ حنفی، در تاریخ روضة المناظر۔
- ۶۶۔ شمس الدین محمد بن طولون مورخ شہیر، در کتاب الشذرات الذهبیہ، (متوفی ۹۵۳ھ)۔
- ۶۷۔ شبراوی شافعی، سابق رئیس جامعہ ازہر و مؤلف کتاب الاتحاد۔
- ۶۸۔ یافعی، مؤلف تاریخ مراۃ الجنان،

- ۶۹۔ محمد فرید وجدی در دائرة المعارف۔
- ۷۰۔ عالم محقق شیخ رحمة اللہ ہندی، مؤلف اظہار الحق۔
- ۷۱۔ علاء الدین احمد بن محمد السمانی۔
- ۷۲۔ خیر الدین زرکلی در کتاب الاعلام، ج ۶ ص ۳۱۰۔
- ۷۳۔ عبدالملک عصامی مکی۔
- ۷۴۔ محمود بن وہیب القراغولی بغدادی حنفی۔
- ۷۵۔ یاقوت حموی در معجم البلدان، ج ۶ ص ۱۷۵۔
- ۷۶۔ مؤلف تاریخ گزیدہ، ص ۲۰۸، ۲۰۷، طبع لندن، ۱۹۱۰ء۔
- ۷۷۔ ابوالعباس قرمانی احمد بن یوسف دمشقی در اخبار الدول وآثار الدول۔

حضرت ولی عصر علیہ السلام کی ولادت باسعادت اور آپ کے وجود مبارک سے متعلق روایات بھی بے شمار ہیں، ہم نے اپنی کتاب منتخب الاثر کی فصل سوم کے باب اول میں اس موضوع سے متعلق دو سو سے زیادہ روایات نقل کی ہیں، علامہ سید میر محمد صادق خاتون آبادی اپنی کتاب اربعین میں فرماتے ہیں کہ ”شیعوں کی معتبر کتب میں حضرت مہدی کی ولادت، غیبت، آپ کے بارہویں امام اور فرزند حسن عسکری ہونے پر ایک ہزار سے زائد روایات موجود ہیں۔“

امام علیہ السلام کی ولادت باسعادت کو بیان کرنے والی تفصیلی روایات معتبر کتب حدیث میں موجود ہیں، انہیں روایات میں سے ایک تفصیلی روایت ینابیع المودة کے مولف اور اہل سنت کے معروف عالم فاضل قندوزی نے اپنی کتاب کے ص ۲۲۹ اور ۲۵۱ پر نقل کی ہے ان کے علاوہ شیخ طوسی نے اپنی کتاب ”غیبت“ میں اور شیخ صدوق نے ”کمال الدین“ میں صحیح اور معتبر سند کے ساتھ جناب موسیٰ بن محمد بن قاسم بن حمزہ بن موسیٰ بن جعفر علیہما السلام سے اور انہوں نے امام محمد تقی علیہ السلام کی دختر جناب حکیمہ خاتون سے نقل کیا ہے کہ جناب حکیمہ نے فرمایا:

امام حسن عسکری نے ایک شخص کے ذریعہ میرے پاس کہلایا کہ پھوپھی آج شب نیمہ شعبان آپ میرے یہاں افطار فرمائیں خداوند عالم آج کی رات اپنی حجت کو ظاہر کرے گا اور وہی روئے زمین پر حجت خدا ہوگا۔ میں نے امام حسن عسکری کی خدمت میں عرض کیا: حجت کی ماں کون ہے؟ امام نے فرمایا: نرجس۔

میں نے عرض کیا: میں آپ پر قربان، بخدا نرجس کے یہاں تو ایسے کوئی آثار نہیں ہیں۔ امام نے فرمایا: جو میں نے کہا وہی حقیقت ہے۔

جناب حکیمہ خاتون فرماتی ہیں کہ میں حسب وعدہ پہنچی اور سلام کیا نرجس نے میرے آرام کے لئے بستر وغیرہ آمادہ کیا اور ”میری اور میرے خاندان کی سیدوسردار خاتون“ کہہ کر مجھ سے حال دریافت کیا۔ جناب حکیمہ نے فرمایا: میں نہیں تم میری اور میرے خاندان کی سید وسردار ہو۔

جناب نرجس نے فرمایا: پھوپھی یہ آپ کیا فرما رہی ہیں؟

جناب حکیمہ نے فرمایا: میری بیٹی! آج کی رات خدا تجھے وہ فرزند عطا کرے گا جو دنیا و آخرت کا آقا ہے، جناب نرجس کے چہرہ پر شرم وحیا کے آثار نمودار ہو گئے، میں نے نماز عشاء سے فارغ ہو کر روزہ افطار کیا اور بستر پر لیٹ گئی، جب نصف شب گزر گئی تو نماز شب کے لئے بیدار ہوئی نماز شب پڑھنے کے بعد میں نے دیکھا کہ جناب نرجس اسی طرح آرام سے سو رہی ہیں تعقیبات کے بعد میری آنکھ لگ گئی، گھبرا کر اُٹھی نرجس اسی طرح

سو رہی تھیں، پھر جناب نرجس اٹھیں، نماز شب بجالائیں اور پھر سو گئیں۔

میں صبح کی جستجو میں باہر نکلی فجر اول طلوع ہو چکی تھی، جناب نرجس محو خواب تھیں میرے دل میں شک کا گزر ہوا امام حسن عسکری نے آواز دی: پھوپھی عجلت مت کیجئے گھڑی نزدیک آرہی ہے، جناب حکیمہ فرماتی ہیں کہ میں نے الم سجدہ اور سورہ یسین کی تلاوت شروع کردی، ناگاہ میں نے دیکھا کہ جناب نرجس گہرا کر بیدار ہوئیں میں ان کے سرہانے گئی میں نے کہا: ”بسم اللہ علیک“ کیا کچھ محسوس کر رہی ہو؟ جواب دیا ”جی ہاں اے پھوپھی۔“

میں نے کہا گہراؤ نہیں یہ وہی بات ہے جس کی اطلاع میں تمہیں دے چکی ہوں۔

جناب حکیمہ فرماتی ہیں کہ مجھ پر ہلکی سی غنودگی طاری ہو گئی، جب مجھے اپنے آقا کے وجود کا احساس ہوا تو آنکھ کھلی، پردہ ہٹایا تو میں نے نرجس کے پاس اپنے آقا کو سجدہ ریز پایا، تمام اعضائے سجدہ زمین پر تھے، میں نے گود میں لیا تو بالکل پاک و صاف پایا، امام حسن عسکری نے آواز دی ”اے پھوپھی میرے لال کو میرے پاس لائیے۔“

میں اس مولود کو امام کی خدمت میں لے گئی امام نے اپنے دست مبارک سے بچہ کو آغوش میں لیا بچہ کے پیر اپنے سینہ پر رکھے اور اپنی زبان نومولود کے دہن میں دی اور سر و صورت پر دست شفقت پھیرا۔

پھر امام نے فرمایا: میرے لال گفتگو کرو۔ نومولود نے جواب میں کہا:

”اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وانّ محمداً رسول اللہ۔“

وحدانیت و رسالت کی گواہی کے بعد امیر المومنین سے لے کر اپنے پدر بزرگوار تک تمام ائمہ پر درود بھیجا اور خاموش ہو گئے۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: انہیں ان کی ماں کے پاس لے جائیے تاکہ ماں کو سلام کریں اس کے بعد میرے پاس لائیے، میں بچہ کو ماں کے پاس لے گئی، اس نے ماں کو سلام کیا پھر میں نے اسے امام کی خدمت میں پہنچا دیا، امام نے فرمایا اے پھوپھی ساتویں دن پھر تشریف لائیے گا جناب حکیمہ فرماتی ہیں کہ میں اگلی صبح پہنچی، امام کو سلام کیا اور پردہ ہٹایا تاکہ اپنے آقا کی زیارت کرسکوں مگر بچہ نظر نہ آیا میں نے عرض کیا میری جان آپ پر قربان میرا آقا کیا ہوا؟

امام نے فرمایا: اے پھوپھی میں نے بھی اپنے لال کو اسی کے حوالہ کر دیا جس کے حوالہ مادر موسیٰ نے اپنا بچہ کیا تھا۔

جناب حکیمہ کہتی ہیں کہ میساتویں دن پھر امام کی خدمت میں پہنچی، سلام کیا اور بیٹھ گئی۔

امام نے فرمایا: میرے فرزند کو میرے پاس لائیے، میں اپنے آقا کو اس عالم میں امام کے پاس لے گئی کہ آپ کپڑے میں لپٹے ہوئے تھے امام نے پہلے دن کی طرح آغوش میں لیا، دست شفقت پھیرا، دہن میں زبان رکھی گویا بچہ کو دودھ اور شہد دے رہے ہیں پھر فرمایا: میرے لال! گفتگو کرو۔

بچہ نے کہا: ”اشہد ان لا الہ الا اللہ“، پھر حضرت محمد، امیر المومنین اور اپنے پدر بزرگوار و دیگر ائمہ پر درود و سلام بھیجا اور اس آیہ کریمہ کی تلاوت فرمائی :

بسم اللہ الرحمن الرحیم

”ونريد ان نمّن علی الذین استضعفوا فی الارض ونجعلہم ائمةً ونجعلہم الوارثین ونمکن لہم فی الارض ونری فرعون وبامان وجنودہما منہم ماکانوا یحذرون“

راوی حدیث موسیٰ بن محمد بن قاسم کہتے ہیں کہ میں نے اس واقعہ کے بارے میں عقید (خادم) سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ ”حکیمہ خاتون نے سچ کہا ہے“ (۱)

شیخ صدوق نے انتہائی معتبر حدیث میں احمد بن الحسن بن عبداللہ بن مہران امی عروضی ازدی کے واسطہ سے احمد بن حسین قمی سے روایت کی ہے کہ امام حسن عسکری کے یہاں خلف صالح کی ولادت ہوئی تو امام حسن عسکری کی جانب سے میرے دادا احمد بن اسحاق کے نام سات خطوط خود آپ کے دست مبارک سے لکھے ہوئے موصول ہوئے، جیسا کہ اس سے قبل توقیعات بھی اسی تحریر میں موصول ہوتی تھیں، ان خطوط میں یہ تحریر تھا کہ ”ہمارے یہاں ایک فرزند کی ولادت ہوئی ہے جو تمہارے نزدیک مخفی اور لوگوں کی نگاہوں سے پوشیدہ رہے گا، اس لئے کہ ہم اس کو کسی پر ظاہر نہ کریں گے مگر صرف قریب ترین حضرات کو قربت کے باعث اور چاہنے والوں کو ان کی محبت کی بنا پر، ہم نے چاہا کہ ہم تمہیں بتادیں تاکہ خدا تمہیں اسی طرح مسرور کرے جس طرح اس نے ہمیں مسرور کیا ہے۔“ (۲)

(۱) منتخب ۱ لائبر ص ۳۲۱ تا ۳۴۱ (۲) منتخب الاثر، ص ۲۴۳ تا ص ۲۴۴۔

مسعودی کی روایت میں ہے کہ احمد بن اسحاق نے امام حسن عسکری سے عرض کیا: ”جب آقا کی ولادت سے متعلق آپ کا بشارت نامہ موصول ہوا تو مردوزن اور منزل شعور میں قدم رکھنے والا کوئی جوان ایسا نہیں تھا جو حق کا قائل نہ ہو گیا ہو۔“

حضرت نے فرمایا کیا تمہیں نہیں معلوم کہ زمین حجت خدا سے خالی نہیں رہ سکتی۔ (۱)

ایک اور روایت، ثقہ جلیل فضل بن شاذان نے جن کی وفات ولادت حضرت ولی عصر کے بعد اور امام حسن عسکری کی شہادت سے قبل (۲۵۵ھ سے ۲۶۰ھ ہجری کے درمیان) ہوئی اپنی کتاب ”غیبت“ میں محمد بن علی بن حمزہ بن حسین بن عبداللہ بن عباس بن امیرا لمومنین کے واسطہ سے امام حسن عسکری سے نقل کی ہے کہ امام حسن عسکری نے فرمایا: شب نیمہ شعبان ۲۵۵ھ طلوع فجر کے وقت میرے جانشین اور میرے بعد بندگان خدا پر حجت خدا اور ولی خدا کی اس عالم میں ولادت ہوئی کہ اسے ختنہ کی ضرورت نہ تھی سب سے پہلے جس نے مولود کو نہلایا وہ رضوان خازن جنت تھا جس نے چند دیگر ملائکہ مقربین کے ساتھ مل کر اسے کوثر و سلسبیل کے پانی سے غسل دیا۔ (۲)

دوسری روایات میں ملتا ہے کہ جب امام عصر کی ولادت ہوئی تو امام حسن عسکری نے حکم دیا کہ دس ہزار رطل روٹی اور دس ہزار رطل گوشت فقراء بنی ہاشم میں تقسیم کیا جائے اور تین سو گوسفند بطور عقیقہ ذبح فرمائے۔ (۳)

اسی طرح ایک اور روایت ہے کہ ولادت کے تیسرے دن حضرت کے پدر بزرگوار نے آپ کو مومنین کے سامنے پیش کرکے فرمایا: یہی میرا جانشین اور میرے بعد تمہارا امام ہے۔ یہی وہ قائم ہے جس کا انتظار کیا جائے گا اور جب دنیا ظلم و جور سے بھر جائے گی اس وقت ظاہر ہوکر دنیا کو عدل

(۱) منتخب الاثر، ص ۲۴۵-۲۴۶

(۲) منتخب الاثر، ص ۳۲۰، اثبات الہدایۃ، ج ۷ ص ۱۳۹، ج ۱۸۳ اربعین خاتون آبادی، ص ۲۲ و دیگر کتب۔

(۳) منتخب الاثر، ص ۳۴۱-۳۴۳

وانصاف سے بھر دے گا۔ (۱)

رجال اہل سنت کی ایک معتبر فرد نصر بن علی جہضمی نے اپنی کتاب ”موالید الائمہ“ میں امام حسن عسکری

سے نقل کیا ہے کہ آپ نے اپنے فرزند ”م ح م د“ کی ولادت کے وقت فرمایا: ظالم یہ سمجھتے تھے کہ مجھے قتل کر کے میری نسل کا سلسلہ منقطع کر دیں گے انہوں نے قدرت خدا کو کیسا پایا اور مولود کا نام آپ نے ”موئل“ (جس سے امید لگائی جائے) رکھا (۲)

احمد بن اسحاق اشعری نے امام حسن عسکری سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:
”الحمد لله الذي لم يخرجني من الدنيا حتى اراني الخلف من بعدى اشبه الناس برسول الله خلقا وخلقاً يحفظه الله في غيبته ثم يظهر فيملاء الارض قسطاً وعدلاً كما ملئت ظلماً وجوراً.“ (۳)
”تمام تعریفیں اس خدا کے لئے جس نے میرے دنیا سے رخصت ہونے سے قبل مجھے میرے جانشین کی زیارت کرادی میرا یہ جانشین لوگوں کے درمیان خُلق و خُلُق میں رسول اللہ سے سب سے زیادہ مشابہ ہے ، اللہ غیبت میں اس کی حفاظت فرمائے گا پھر اسے ظاہر کرے گا اور وہ دنیا کو عدل وانصاف سے اسی طرح بھر دے گا جیسے وہ ظلم وجور سے بھری ہوئی تھی۔“
تفصیلی معلومات کے لئے حدیث کی کتب مثلاً غیبت نعمانی و غیب شیخ، کمال الدین، بحار الانوار، اثبات الہدایہ، اربعین خاتون آبادی اور ناچیز کی کتاب منتخب الاثر کی طرف رجوع فرمائیں۔

مفکر جلیل آیۃ اللہ لطف اللہ صافی گلیپائیگانی مدظلہ کی گراں قدر کتاب ”نوید امن وامان“ سے اقتباس

(۱) ینابیع المودۃ، ص ۴۶۰، منتخب الاثر، ص ۳۴۲

(۲) اثبات الہدایہ، ج ۶ ص ۳۲۲ باب ۳۱ فصل ۱۰ ج ۱۱۶

(۳) اثبات الہدایہ، ج ۷ ص ۱۳۸، ج ۶ ص ۶۸۲، باب ۳۲ فصل ۲۴ کفایۃ الاثر، کمال الدین، منتخب الاثر۔